

اخبار ربوہ

۲۹ جون - کرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سنگاپور کی امتیہ السلام پندرہ سال ایک دو روز کی مختصر عدالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ بچی بہت ذہین تھی۔ بعد نماز عصر نماز جنازہ کرم مولانا شمس صاحب نے پڑھائی۔ اور عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بچی کے والدین کو صبر عطا کرے۔ کرم مولوی محمد صادق صاحب آج کل سنگاپور میں یہاں تبلیغ میں ہیں۔ آپ کے لئے یہ بگڑا ہوا ہے۔ ہمیں اس صدمہ میں محترم مولوی صاحب اور دیگر اہل حقین سے دلی سمدردی ہے۔

۳۰ جون - سورج کو گرہن لگنے پر مختلف مساجد میں نماز کسوف ادا کی گئی۔ اور صدقہ و خیرات کی تحریک کی گئی۔ جس پر احباب نے لبیک کہا۔

۱۲ جولائی - جمعہ نماز کرم مولانا شمس صاحب نے پڑھائی۔ خطبہ میں آپ نے جماعت ربوہ کو نمازوں کی پابندی۔ زبان پر قنایہ اور رکھنے اور ربوہ کی عام صفائی رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

۱۴ جولائی - حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی علالت کی وجہ سے اہل ان ربوہ نے تین چوبیس بطور صدقہ ذبح کئے۔ اور گوشت غربا میں تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو صحت کاملہ عاقلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کے فیوض سے جماعت کو بہرہ ور کرے۔ آمین۔

— جامعہ احمدیہ احمد نگر موسیٰ تعطیلات کے لئے بند ہو گیا ہے۔ اب ۸ اکتوبر کو کھلے گا۔

— کرم ڈاکٹر محمد بخش صاحب نے اپنے پوتے ارشد احمد صاحب کا رکن تصنیف کی دعوت دہلیہ دی۔ جس میں متعدد اصحاب نے شرکت فرمائی۔

— ابھی تک ربوہ میں پریس جاری نہیں ہوا تھا۔ اور یہ کمی باقی تھی۔ لیکن اب خدا کے فضل سے نظارت تالیف و تصنیف کے زیر اہتمام ضیاء الاسلام پریس باقاعدہ جاری ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق ضروری تیاریاں ہو چکی ہیں۔ الحمد للہ۔

۱۶ جولائی - اس سہفتہ دو دفعہ بارش ہونے کی وجہ سے موسم میں قدرے خشکی رہی ہے۔ اور ملت بھی قدرے ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ آج بھی مطلع ابر آلود ہو رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت کی توقع ہو (نامہ شمار)

”بہانی تحریک پر تبصرہ“ کے متعلق اعلان

عرض ہوا کہ اس نام سے میں نے ایک کتاب شائع کی تھی۔ جس میں ”بہانی تحریک کی تاریخ“ بہانیوں کے عقائد کے علاوہ بہانیوں کی مخفی شریعت ”القدس“ بھی من و عن شائع کی گئی تھی۔ یہ کتاب کافی دنوں سے بالکل نیا پ ہے۔ متعدد اصحاب کی طرف سے اس کے دوبارہ شائع کئے جانے کا تقاضا ہوتا رہتا ہے۔ اگر کوئی کمپنی یا فرم جسے کاغذ کی سہولت ہو۔ اسے شائع کرے۔ تو یہی کتاب پر نظر ثانی کر کے اسے چھپوانے کے لئے تیار ہوں۔ اس سلسلہ میں ذیل پر مطلع فرمائیے۔

(خاکسار ابو الوظار جالندھری ربوہ)

انتخاب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیال کوٹ

تمام تادمین مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیال کوٹ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۶ بروز جمعہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد احمدیہ میں زیر صدارت امیر صاحب ضلع سیال کوٹ قائد ضلع کا انتخاب ہوگا۔ اس لئے تمام تادمین ۱۶ جولائی کو سیال کوٹ تشریف لے آویں۔ اگر قائد مجلس کسی جگہ کے وہاں موجود نہ ہوں۔ تو قائم مقام قائد ہالان کے نمائندہ کو تشریف لانا چاہیے۔ عبد الرشید قائد مجلس خدام الاحمدیہ (۱۸۹۳ م وٹھورڈ کس) شہر سیال کوٹ۔

پروگرام وفد برائے دورہ سرحد

خدام الاحمدیہ مرکز یہ کی طرف سے جو وفد صوبہ سرحد کا دورہ کر رہا ہے۔ اس کا پروگرام ہے۔ تادمین اور خدام سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان تاریخوں پر اپنی اپنی مجلس کے خدام کو ممبر کی غازی یا بلعوم یا سب نمازیں وہ انہیں جمع کر سکتے ہیں۔ جیسے ہونے کی تاکید فرمائیے۔ تاہم تمام خدام تک اپنی گزارشات اپنی ایک جہاں اللہ خاکسار رہمت تربیت و اصلاح مرکز یہ۔ پتہ۔

جیکب آباد میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ جیکب آباد سندھ کا جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۹ جون ۱۹۱۸ء کو اللہ بخش پاک میں پہلے بجے شام سے ۹ بجے رات تک نہایت خیر و خوبی کامیابی سے منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ کا نہایت عمدہ انتظام کیا گیا۔ باوجود پارک کے شہر کے ایک گوشہ میں کے اعلیٰ حکام شہر مقامی اخباروں کے ریڈیو رز مشرکے موزنیں و اہل علم اصحاب اور محرم مستوفیٰ میں تشریف فرما تھے۔ پریس کا انتظام قابل توجہ تھا۔ اعلیٰ افسران پولیس جلسہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود مصروف انتظام تھے۔ ہم حکام ضلع پولیس کا دل شکر یہ ادا کرتے ہیں۔

جلسہ کی کارروائی پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ جیکب آباد کی زیر صدارت آٹھ بجے رات شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم نوائی کے بعد کرم جو صبری شاہ صاحب شاہد کی تقریر شروع ہوئی۔ جو قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ آپ نے اپنی تقریر میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر انعقاد کی ۲۸ سالہ سابقہ تاریخ اور اس کے پس منظر و فوائد پر مؤثر اور واضح انداز میں دو سنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام اور باقی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گندے حملے اور ناقابل اعتراعات کرنے والوں کے جواب میں مسلمانوں کی طرف سے تشدد کا طریقہ اختیار کرنا ان حملوں اور اعتراضات کا صحیح اور اسلامی جواب نہ تھا۔ بلکہ مزید اعتراعات کا باعث تھا۔ آپ نے آیت کریمہ لا کرہا فی الدین قد تبین الرشید من الخنی کی نہایت لطیف انداز میں تشریح کرتے ہوئے بتایا۔ کہ قرآن کریم میں انبیاء اور ان کے جاعتوں پر ان کے مخالفین کے شدید ترین اعتراضات کا ذکر موجود ہے۔ لیکن ان اعتراضات کا جواب دینے ہوئے قرآن کریم میں کسی ایک جگہ پر بھی لڑائی نے یہ تعلیم نہیں دی۔ کہ ایسے اعتراضات کا جواب انبیاء اور ان کے جاعتوں نے دئے دیں۔ بلکہ اعتراضات کا جواب علمی و عقلی دلائل سے دیا گیا ہے۔ بلکہ خود متضمنین کو صلح کی بھی ہے۔ کہ اگر تمہارے اعتراضات

میں برصارت ہیں۔ تو عقلی اور عقلی دلائل پیش کرو۔ آپ نے واضح کیا۔ کہ حق اپنے ساتھ دلائل رکھتا ہوا کبھی تشدد کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ اور تشدد کے ذریعہ وہ پاک تبدیلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ جو حق کو بطیب خاطر قبول کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ ہاں باطل چونکہ حق کے دلائل سے عاجز آجاتا ہے۔ اور خود فوراً دلائل سے محروم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ حق کے مقابل میں ہمیشہ تشدد کے اوجھے

ستیا بدل پر اتر آتا ہے۔ چنانچہ آپ نے حضرت نوحؑ حضرت لوطؑ حضرت موسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلف باطل کی تشدد آمیز دھمکیوں اور کارروائیوں کے بارے میں قرآن کریم کی مفید آیات و روایات سے لطیف تشریح کی۔

جو دھری صاحب موصوف نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ ان کی اس تحریک انعقاد جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعدد فوائد بیان کرتے ہوئے حاضرین کو توجہ دلائی۔ کہ اگر انہوں نے اس فرض تبلیغ ہدایت کو ادا کیا۔ جو اللہ تعالیٰ نے کائنات خیر الامۃ اخراجت للناس میں ان کے ذمہ لکھا ہے۔ تو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غیر مسلموں کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کی بناء پر ان سے متاثر ہو کر جو لوگ اسلام میں داخل ہونے سے محروم رہیں گے۔ اس کی ذمہ داری آپ مسلمانوں پر ہوگی۔

اس کے بعد آپ نے ”حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تمام دنیا نے مشرق و مغرب کے لئے کامل نمونہ ہیں۔“ کے موضوع پر مؤثر تقریر کی۔

آخر میں آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اس وقت مغربی ممالک نہایت شدت کے ساتھ اپنے اہم پیش آہدہ مسائل زندگی کا حل تلاش کرنے کے لئے ہر اسان و پریشانی۔ اور ہر مشرق کی رہنمائی کے پھر محتاج ہو رہے ہیں۔ اس وقت ضرورت ہے۔ کہ ہم مسلمان ان مسائل کا حقیقی حل جو اسلام اور باقی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا ہے۔ ان کے سامنے رکھیں اور انہیں اس نادی برحق کا پتہ دیں۔ کہ جب تک وہ اس کے لئے (دربارے ہوئے حل پر عمل نہیں کریں) وہ کبھی دنیا میں حقیقی امن اور بین الاقوامی محبت پیدا نہیں کر سکیں گے۔ (دیکھ کر ٹری)

پتہ: خیرہ اسماعیل خاں اور جولائی۔ بول۔ اور جولائی۔ کوٹا ۱۲ جولائی۔ پٹار چنار ۱۳، ۱۴، ۱۵۔ پٹار ۱۶ جولائی۔ ایٹ آباد۔ ۱۷ جولائی۔ مانسہرہ۔ بالاکوٹ۔ لغہ۔ شکتیاری۔ ۱۸، ۱۹، ۲۰ جولائی۔

کیونزم

39

شرق پاکستان میں کیونٹ پارٹی پر حکومت
 سنے جو باندی لگا ہے۔ اور اسکو ایک غیر قانونی
 پارٹی قرار دیا ہے۔ سوائے کیونٹ خیال کے
 اجازت کے باقی تمام پاکستانی پریس نے اس
 کو غیر مقدم کی ہے۔ اور تقریباً تمام اخباروں
 نے کیونزم کے خلاف مستقل اور زیادہ موثر
 اقدام لینے کی بھی سفارش کی ہے۔
 ہم نے پہلے ہی اس کے متعلق ان کالموں
 میں وضاحت سے لکھا ہے کہ جہاں تک کیونزم
 کے نظریہ کے عملی پہلو کا تعلق ہے۔ نہ صرف کیونٹ
 بلکہ کوئی بھی نظریہ ہو۔ اس کی اس حد تک کہ
 ایک نظریہ حیات ہے خواہ وہ کتنی ہی غلط ہو
 عملی لحاظ سے اس کی اشاعت کی ایک جمہوری ملک
 میں اجازت ہونی چاہیے۔ کیونکہ یہ انسان کے حق
 اظہار رائے پر باندھی ہوگی۔ جو جمہوریت میں جائز
 نہیں۔ لیکن اسکے یہ سبز نہیں کہ اگر کوئی ایسا
 نظریہ ہو جس کا عملی پہلو ملک میں فتنہ و فساد
 پھیلائے تک جتنا ہو۔ اور جو عوام کو گھومتی
 اقدام پر با مجرب قبضہ کرنے کی تلقین کرتا ہو۔
 بلکہ اس شخصیک کا آغاز ہی جادو اور انقلاب
 سے کی گئی ہو۔ تو کوئی نام کی حکومت بھی ایسی
 پارٹی کو پھینک میں سانس تک لینے کی اجازت
 نہیں دے سکتی۔

کیونزم کے تعلق میں صرف یہ خطرناک
 امر نہیں کہ جس صورت میں اس سے لے کر
 چین کے ماؤ زے تونگ سے اس کی عملی صورت
 پیش کی ہے۔ وہ انتہائی درجہ کی جادو ہے
 اور نہ صرف مختلف ممالک میں فساد انگیزی کی بنا
 رکھنے والی ہے۔ بلکہ خود اپنے ملک میں فتنہ و
 فساد کے اور انداز پھیلا کر ایسا جادو
 انقلاب برپا کرنا چاہتی ہے۔ مگر جس پر اگر دنیا میں
 عمل شروع ہو جائے۔ تو یہ کہہ کر ارضی ایک درخ
 کا موتہ بن جائے۔

اس سے بھی زیادہ اس شخصیک کا خطرناک
 پہلو یہ ہے۔ کہ دوسری اس کی کھلم کھلا پشت پناہی
 کرتا ہے۔ اور اسکو پوشیدہ بھی نہیں رکھا جاتا۔
 بلکہ جو لٹریچر دیگر ممالک میں پھیلا یا جاتا ہے۔
 اس میں سوئٹ روس کو بدلتا رہے گا سر پرست بنا
 کی جاتا ہے۔ اور دوسرے ممالک کے عوام کے سامنے

کچھ دن برٹے روٹ کے عالیہ ڈیکٹر مشر
 مالکوت نے کہا تھا کہ کیونٹ مالک اول
 جمہوریتیں ساتھ ساتھ ذمہ رہ سکتی ہیں۔ بلکہ
 بھی باوجودیکہ وہ کیونزم کے سخت خلاف ہے
 اس نظریہ کا قائل ہوتا جا رہا ہے۔ اور اس نے
 اس کے لئے عملی اقدامات بھی کئے ہیں۔ بلکہ
 نے پیش نظر لکھی باتیں ہیں۔ سب سے بڑی چیز
 میں وغیرہ ممالک کے ساتھ اپنے تجارتی تعلقات
 کو بڑھانا ہے۔ برطانیہ کے سٹریٹ جہل اور سٹریٹ
 ایڈن نے امریکہ کے صدر آرنلڈ ہارڈے
 جو ملاقات کی ہے۔ اس کا تعلق زیادہ تر اس امر
 کے ساتھ ہے۔ سٹریٹ ہارڈ اور جو این لائی کی ملاقات
 ہو جو دراصل اس کی چیز کا نمبر ہے۔

برطانیہ کے پیش نظر کیونٹ مالک کے
 ساتھ تو حکومتی تعلقات قائم کرنے کے جو حفاظت
 ہیں۔ بالخصوص اگر وہ سو فیصدی درست بھی ہو
 تو اس کے خلاف ایک بہت بڑا نقصان جو
 جمہوریتوں کو ان تعلقات کی وجہ سے پہنچ سکتا
 ہے۔ اس کو شاید نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور
 وہ ہے جمہوری ممالک میں دوسری لٹریچر کا پناہ
 لغو اور بد اثریہ ہے۔ جو روسی ایک نہایت
 کامیابی سے چلا رہا ہے۔ اور باوجود باہمی کشش
 کے روس نے صرف ایشیائی ممالک میں لٹریچر پناہ
 اور لٹریچر تک نہیں اپنا اثر پھیلانے میں کامیاب

نظر آتا ہے۔ حال میں اسکو میں ایک کا بچہ
 شائع ہوا ہے۔ جس میں غیر کیونٹ مالک
 میں کیونٹوں کی تعداد بتائی گئی ہے۔ اس کا بچہ
 میں دھونے کی گئی ہے کہ دنیا کا کوئی ایسا ملک
 نہیں۔ جس میں کیونٹ پارٹی کسی نہ کسی صورت
 میں موجود نہ ہو۔ چنانچہ برطانیہ بلجیم۔ ہالینڈ

سوئٹن۔ فن لینڈ۔ جاپان۔ ہندوستان وغیرہ
 تمام ممالک میں کیونٹ پارٹیاں موجود ہیں۔
 بعض ممالک کے کیونٹوں کی تعداد بتائی
 گئی ہے۔ اور بعض کی نسبت بتائی گئی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوئٹ روس اپنا
 بد پیکر بہت بڑے پیمانہ پر منظر لٹریچر
 کے ذریعہ کر رہا ہے۔ اس لٹریچر کے ذریعہ
 جس کی فحشیت کا کچھ ذکر ہم نے اور کیا کر۔
 اور یہ باوجود اس کے کہ اکثر جمہوری ممالک
 میں اب کیونٹوں پر پابندیاں عائد گئی ہوئی
 ہیں۔ اس سے اندازہ کی جا سکتا ہے۔

اگر کہ روس اور چین کے ایک طرف اور بھارت
 اور برطانیہ کے دوسری طرف تعلقات وسیع
 ہو جائیں۔ تو کیونزم کا عالم دنیا پر کتنی حد تک
 سے وسیع تر ہوتا چلا جائے گا۔

پنڈت ہر دے سال میں اس کا گھر گھر
 کیٹیوں میں جو سرکار کو جاری کی ہے۔ اس میں
 کہا ہے کہ نہرو لائی بات چیت سے ایشیائی
 ممالک کی صورت حال بالکل تبدیل ہو گئی ہے
 اس سے ان کا مقصد تو شاید دوسرے ایشیائی
 ممالک پر اپنی فحشیت جتانے ہے۔ اور یہ کھانا
 ہے کہ چین اور بھارت ملکر ایشیائی ملک
 کی قیادت کریں گے۔ مگر عوامی ممالک کے
 اگر یہ ملاقات محض دکھانے کی نہیں اور
 واقعی میں اور بھارت میں تعلقات بڑھنے
 شروع ہو گئے تو بھارت میں کیونزم کی طاقت
 جلد ملد بڑھتی چلی جائے گی تاکہ وہ روس
 کی آغوش میں جا بیٹے گا۔ اور برطانیہ اور
 بھارت کی یہ سیاسی روش جمہوریتوں کے لئے
 آخر کار ایک نہایت جانناں صدمہ ثابت ہوگی۔

ضروری اعلان برائے مجالس انصار اللہ

رسالہ الفرقان علمی اور دینی طور پر ایک نہایت ہی قابل قدر خدمت سر انجام دے
 رہا ہے۔ اس رسالہ کا موضوع قرآن مجید ہے۔ اس لئے اس کے عمومی مفاد میں قرآن مجید
 کے حقائق و معارف سے بھی متعلق ہوتے ہیں۔ مجلس انصار اللہ مرکزی کی رائے میں ہر مجلس
 انصار اللہ میں اس رسالہ کا پونہ تین مناسب اور ضروری ہے۔ جمہوریت نے انصار اللہ کو
 تحریک کی جانی ہے۔ کہ وہ اس رسالہ کی خریداری منظور کر کے مبلغ پانچ روپیہ سالانہ چندہ
 منیجر الفرقان روہ کے نام بھجوا دیں۔ امید ہے کہ آپ ضرور اس قیمتی رسالہ سے فائدہ
 اٹھائیں گے۔ اور انصار اللہ میں اس کی ترویج اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش فرمائیں گے
 انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹوں میں رسالہ الفرقان کی ترویج کا بھی ذکر ہوتا ضروری ہے
 اس رسالہ کی ادارت اور انتظامی ذمہ داری مولانا ابو الفضل صاحب فاضل
 مالٹہ رہ رہے۔ ہر مجلس مرکزی انصار اللہ کے فائدہ تبلیغ ہیں۔ تمام درست۔ اس کا رخیہ
 میں ان کے ساتھ بڑا پورا تعاون فرمائیں۔
 عبدالرحیم درو۔ فادر عمومی مجلس انصار اللہ مرکزی لاہور

من ذکر حبیبتی منزل

اللہ تعالیٰ کی صفت عفو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس مضمون میں ذمہ دارین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ

چند دن ہوئے اپنی صفت کی بھائی کی فکر میں
 میں نے اپنے ایک دوست سے کہا دعا کریں کہ اللہ
 مجھے شفا دے۔ میں آپ کے پاس اس غرض
 سے آیا ہوں، فرمائیے کہ میں تو آپ کے لئے
 دعا نہیں کرتا۔ کیونکہ میں آپ سے ناراض ہوں
 پوچھا جس بات پر بڑی ریت و لعل کے بعد
 ایک دو باتیں تھیں۔ اور معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ
 سے ہی آپ نے سلسلہ دعا اپنے ایک دوست
 کے لئے ناراضگی میں بند کیا ہوا ہے۔ جو اس لئے
 ان کی مرضی کے مطابق نہیں کہیں۔ میں نے دریافت
 کیا کہ ان دو باتوں کے ساتھ کون اور باتیں
 بھی ہیں جن کی یاد میں بھی ہے فرمائیے کہ یہ
 درست ہے۔ لیکن میری طبیعت کچھ ایسی ہوتی
 ہوتی ہے۔ لیکن میں نے کہا کہ یہ عجیب بات
 ہے۔ مگر اپنی طبیعت تو نہیں بدلتا ہے۔ بلکہ اگر
 کسی سے ناراضگی ہو۔ اور وہ دعا کے لئے
 کہے تو مجھے تو اس نیت سے تو میرے دعا کی
 توفیق نہیں ہے کہ میں بھی ایک کمزور انسان ہوں
 اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے لئے دعا کرتے
 ہوئے یہ امید ہوتی ہے کہ وہ ذات دعا کرنے
 والے کی کوتاہیوں سے بھی درگزر فرمائے جیسا
 کہ وہ درگزر کرتے ہوئے اس کے لئے دعا میں
 مشغول ہے۔ ناراضگی کی حالت میں اس قسم
 کی دعا مانگا اور اللہ تعالیٰ کو مانگا۔ میں نے
 کہا کہ مرید میرا آپ سے تعلق باخلاقی
 اللہ تعالیٰ کے الفاظ اپنے اندر پیدا کرنا
 یحفظوا عن کثیر وہ بہت سے باتوں
 سے درگزر فرماتا ہے میں بھی اپنے بھائیوں کے
 ساتھ ہی قسم کے نکلن کا اظہار کرتا چاہیے۔ آپ
 ایک بڑا حصہ جو شہر کی بیویوں لگنے اور ایک دو
 چھوٹی باتوں سے ناراض ہو کر سلسلہ دعا بند کرنا
 اور اپنے لئے ایک ایسا مقام تجویز کرے جس
 کا نتیجہ یہ کہ مناسب نہیں۔ سو فیصلہ ہی خواہشیں
 تو شاید ہی کسی کی پوری ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی ایک
 ذات ہے جو وہ چاہتا ہے وہ جاتا ہے۔ میرے
 یہ دوست نیک فطرت ہیں۔ اور آخر میری باتوں
 سے متاثر ہوئے اور فرمایا کہ میں اتنا اللہ دعا
 کر دوں گا۔ میں نے ان سے کہا خدا تعالیٰ کے
 فضل سے میں اپنے دوستوں کے لئے دعا تو فریق
 پاتا ہوں۔ خواہ ناراضگی کی حالت ہو یا رضامندی۔

عیب و منزل کی یاد میں (کچھ آندہ ہوں)

اور صفات اللہ کے نام ہیں۔ میں نے کہا آپ
 اپنے ذہن پر بوجھ نہ ڈالیں۔ کہنے لگے کہ اللہ
 الہی تو ایک نظر سے دیکھتا ہوں۔ اور یہاں کی
 شدت میں تخفیف بخیر راحت پاتا ہوں۔
 کہہ کر مسکرائے ہر لئے فرمایا بھائی آپ جانتے
 ہیں کہ یہ صفات اللہ کی چیز ہیں۔ انگریزی میں
 جواباً خود ہی فرمایا

Beautiful features of our beloved God

یعنی ہمارے پیارے خدا کے خوبصورت صفات
 خالص۔ یہ فقرہ کی تھا ایک نثریہ معرفت۔ فرمائیے
 مجھے جب استاد کی صفت میرے سامنے
 آتا ہے۔ تو اس کی ستاروں کے بیسیوں لوگ
 میری نظر سے گزرتے ہیں۔ اور جب عفو
 کی صفت پر نظر پڑتی ہے۔ تو اس کے عفو
 کے بیسیوں واقعات نمایاں ہو جاتے ہیں۔
 اس طرح اس کی شان بڑھتی شان رزاقیت
 وغیرہ صفات اللہ کے سینکڑوں نمونے میری
 زندگی سے تعلق رکھنے والے دل میں اس کے سن
 احسان کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ جو سے دل کو راحت
 ہوتی ہے۔ اور بیماری کی شدت ہی میں کبھی ہوتی ہے۔
 سہری حروف میں لکھنے کے قابل ہیں۔ یہ الفاظ ایک
 حبیب خدا اور اس کی منزل سوگ تک ایک تھوٹے
 سے فقرہ میں صفات اللہ کے متعلق وہ ایک قابل
 نذر کیا گیا جو پڑھتے ہیں۔ اور اپنی جانے غازی جس
 کا سببہ گماہ میں نے ۲۵ مارچ ۱۹۵۲ء کو انہوں
 سے شہر لاہور پایا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ نکلن کا
 نشان نمایاں تھا۔ میری نے بتایا۔ ہنگامہ کے لہجہ میں
 ساری ساری رات سجدہ میں پڑے روئے رہتے۔
 رونے کی انداز بتاندی موعانی۔ کہ ان کو اپنا بستر
 دوسرے کمرے میں لے جانا پڑا۔ ۲ مارچ ۱۹۵۲ء
 کو مجھے کوئی نے تھا لکھا۔ کہ خطہ بڑھ رہے۔
 اور میں خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کرنا پڑا
 کہ وہ اس شر سے رہو کہ محفوظ رکھے اور حاجت
 کو محفوظ رکھے۔ اس گریہ و زاری کی شدت کا وجہ
 اس پر بیماری کا آخری حکم پڑا۔ جس کے انہوں
 نے عام شہادت مسکراتے ہوئے پیا۔ ان کا
 یہ مصیبت میرے پاس یادگار ہے۔ اور وہ الفاظ
 ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔

”صفات اللہ کے نام ہمارے محبوب خدا کے
 خوبصورت خط و خال ہیں۔ جن سے دل کو راحت
 ہوتی ہے۔“ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
 والسلام فرماتے ہیں۔ کہ ”مہاراجہ شہت ہمارا
 ہے۔ ہماری اعمال و لذات ہمارے خدا میں ہیں۔
 کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا۔ اور ہم ایک خوبصورت
 اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ

ہو تو مجھے اپنے عزیز ترین بہت پیارے
 بھائی میرے عیب اللہ شاہ صاحب کی
 بیماری کی شدت کی اطلاع یا کہ مرض ۲۵ مارچ
 ۱۹۵۲ء کو ان کے پاس ساکھٹ جانا پڑا۔
 جہاں وہ ۱۵ کچھ روز پر مقیم تھے پھر وہ
 میں سے انہیں مجھ سے بہت محبت تھی۔
 اور وہ میں مجھے بہت پیارے تھے نہ صرف
 اس لئے کہ بھائی تھے بلکہ اس لئے کہ وہ اللہ
 کی محبت میں ایک عاشقانہ انداز رکھتے تھے۔
 بلکہ محبت اللہ میں ان کی ایک قسم کی محبت
 کی حالت تھی میں نے انہیں قرآن مجید
 پڑھتے ہوئے جب مجھ دیکھا۔ آنکھوں سے
 آنسو جاری پائے۔ باوجود اس کے کہ محبت
 انہوں نے اس لئے خلیل خاندان کی قسم
 ذمہ داروں کا بوجھ ان کے کندھوں پر تھا۔
 اسی ملازمت کے دوران میں انہوں نے
 قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ یہ عشق ہی تھا۔
 جن نے اس حفظ کو ان کے لئے آسان
 کر دیا تھا نماز میں بوجھ و دماغ کا عالم ہوتا
 جس منزل میں الہی پر وہ تھے وہ اعلاہ سحریر
 سے باہر ہے۔ وہی دوست میرے ان الفاظ
 کی حقیقت سمجھ سکتے ہیں کہ جنہوں نے ان کو
 قریب سے دیکھا ہے۔ امرین ڈاکٹر دیون
 صاحب ۲۷ مارچ ۱۹۵۲ء میں شکر گزار ہوں کہ انہوں
 نے ان کے علاج میں اہتمام کیا۔ ان کو ڈاکٹر
 صاحب موصوف کراچی سے یہ ہدایت ملی کہ
 وہ باتیں نہ کریں۔ اور کوئی کتاب وغیرہ بھی
 نہ پڑھیں اور مجھے بھی کہا کہ آپ ان کے
 پاس خاموشی سے بیٹھے رہیں۔ مگر باقی تمام
 کی باتیں جب میں کچھ باہر سے کر کے میں
 آتا تو ان کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کتاب
 دیکھتا تھا۔ گاؤں چھوڑ گئے ہوئے اس کے مطالعہ
 میں انہیں شغول پاتا میرے داخل ہونے پر
 وہ اسے نہ لے کے ایک طرف رکھ دیتے۔
 میں ان سے کہا کہ ڈاکٹر نے یہ کہا ہے کہ آپ
 کچھ پڑھیں نہیں۔ اور یہ مناسب نہیں۔ کہ
 ڈاکٹر کے مشورہ کے خلاف کیا جائے سرسخت
 ہوئے فرمائیے کہ ڈاکٹر میں بھی ہوں۔ آخر ایک
 دفعہ میں نے وہ کتاب ان کے سر ہاتھ سے
 اٹھائی تو وہ بچو رہ گئی جس میں پانچ سو تیس

کی۔ دراصل یہ کوئی ان بر احسان نہیں ہوتا۔ بلکہ
 اس عفو (درگزر کرنے والے) خدا کے حضور
 اپنے لئے ہی ایک قسم کی سفاکش حاصل کرنے
 کا حیلہ ہوتا ہے۔ وہ نکتہ فائدہ ہے۔ اور اس
 کا عفو بے پایاں ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا
 میں ۲۰ صفحہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے
 تھے اللهم مغفرتک اوسع من
 ذنوبی ورحمتک ارحم عندی من
 عملی۔ اسے میرے اللہ تیری مغفرت میری
 کوتاہیوں سے زیادہ وسیع ہے۔ اور رحمت
 اپنے عمل کے تیری رحمت کا میں زیادہ امیر
 ہوں۔
 یہ مقام اگر انسان کا لٹھوٹا رہے تو وہ
 اپنے بھائیوں کے لئے شفقت و رحمت کا
 پیکر بن سکتا ہے۔ ورنہ اگر وہ صبر و استقامت
 کی کوتاہیوں پر ہی دل میں گہرا دکھا چلائے
 زور دے اور اللہ تعالیٰ کی صفت عفو کے پائے
 اور اس کی برکات سے محروم رہنے کے وہ مان
 پیرا کر رہتا ہے۔ عفویت کی بدنامی۔
 تخلیق و باخلاقی اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ
 کے اخلاق اپنے اندر پیدا کرنا۔ صفات اللہ
 سے مشناسا ہونا انہیں مد نظر رکھنا۔ اور یہ کوشش
 کرتے رہنا کہ خدا تعالیٰ کی صفات انسان کے
 آئینہ دل میں منکس ہوتی جی جائیں۔ اور یہ
 اعمال میں ان کا اظہار ہو۔ اس غرض و نیت کے
 لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ آراہ میں آتا
 ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی عقل پر پیدا
 کیا۔ اور قرآن مجید بھی فرمایا ہے و ما خلقنا
 الجن والانس الا لیسجدون یعنی
 میں نے جن و انس کو تمہارے لئے پیدا کیا ہے۔
 کہ وہ میرے عبد بنیں۔ اور قرآن مجید نے عبادت
 کو صفت اللہ کا نام بھی دیا ہے جس
 کے معنی ہیں اللہ کا رنگ بگھنا۔ قرآن مجید میں
 ذکر الہی پر زور دیا گیا ہے۔ اس کے یہ
 معنی نہیں ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی صفات کو
 طوطے کی طرح یاد کر کے تسبیح لگانے میں
 لئے انہیں لٹھے چلے جانا۔ بلکہ ذکر الہی کی
 اصل حقیقت یہ ہے کہ صفات اللہ انسان
 کا لٹھہ عمل بنیں۔
 گزشتہ سال جب مجھ کے کاروبار ختم

قرآن کریم اور اصول دین و اقیقت نہایت ضروری ہے

سچی باتیں

(ڈاکٹر مولانا عبد الماجد دریا آبادی)

عالیٰ سمیت سرکار

ایک لمبی چوڑی خبر نیشنل سیریل سے ملاحظہ ہو۔ پبلک سرکاری ایجوکیشن کالج کیم کالج سمیت ہی رٹورنریاں اب بھی حاصل کھنڈی رجون۔ کھنڈی پورٹری کی مانتی میں ایجوکیشن کالج کا پبلک تجربہ جو شہرہ شہرہ میں پڑھتا تھا۔ وہ کامیاب نہیں ہوا۔ اور اس مجوزہ کالج کے لئے بھی پورٹری کے فہمیدہ حلقوں سمیت کچھ اندیشہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ایجوکیشن کے پنج سالہ کورس میں طلباء کا تعداد تقریباً ۱۸۳۰ کے اسمز نامہ میں داخل ہوئی تھی۔ کچھ ہی دن بعد حکام پورٹری کو یہ تعینم ناقابل عمل معلوم ہوئی۔ اور اس کورس کو ریم لائی لیس کے کورس کے ساتھ مدغم کر دیا گیا۔ ۱۵ سال کی مدت میں ۱۸۳۰ طلباء میں سے کل ایک طالب علم اس کورس کو پورا کر سکا۔ اسنادوں کے واسطے۔ کہ ان طلباء کا معیار حق سمیت ہی پست ہے۔ یہ کورس دو سال سے عملاً منقطع ہے۔ وہ ایجوکیشن کا ایسا جو پڑھانے پر مفروضہ ہے۔ ناگزیر ناخاندان دھرمے بیٹھے ہیں۔ ان کے درجہ کے طلباء اس کورس کو چھوڑ کر ایم بی بی ایس میں شامل ہو گئے۔ انڈین میڈیکل کونسل کے واسطے میں ایجوکیشن ایک غیر سائنٹیفک طبقہ ہے۔ اور اس کی تشریح و وضوئیات کی بالکل ابتدائی تحقیقوں سے بھی بے بہرہ۔

کیا سمجھتے ہیں اس عالیٰ سمیت صوبہ سرکار کی عالیٰ سمیت کے انڈین میڈیکل کونسل سمیت ہے۔ تو چینا کرے۔ کلاس میں کلاس ٹوٹ رہے ہیں ڈاٹا کورس۔ تجربے ناکام ہر ناکام ہو رہے ہیں۔ پوتے رہیں۔ معیار تعلیم گرتا رہتا ہے۔ گرنے دیجئے۔ سہاری صوبہ سرکار اس پودے کو اسمز میں شہر میں سرسبز بار آور کر کے رہے گی؟ بنا اس کی مند و پورٹری میں نہیں۔ بلکہ یاد کر لیجئے۔ کہ کھنڈی کی سیکور پورٹری میں!

اور یہاں کوئی حال ہے۔ جو کھنڈی کے قدم خصوصیات اور تاریخی روایات کا لحاظ رکھ کر جو کھنڈی کے نام کے ایک نہیں مستند شفا الملوکوں اور غیر خطاب یافتہ ماحول طبیوں کے واسطے دے کر اور شفا یافتہ اور کھنڈی کے طلبہ اور نرسنگ اسکول کا حوالہ دے کر کسی یونانی طبی کالج کے قیام کی طرف اشارہ بھی کر کے؟ اور جو شہادت

والہ وسلم صبار رہ کر قرآن کریم سکھانے لگے۔ اور صبار رہ سیکھتے لگے۔ اور یہی اس کے مطابق عمل کر کے روحانیت سے بہرہ ور ہوتے لگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صبار کرنا ہی اسلام سے پہلے حالت کا نقشہ کھینچنے کے بعد فرماتے ہیں: فطعت یا شمس الہدیٰ لخصاً الہم لتقینہم من وجھک اللہ الخی کہ محدث مستنطق العید ان قد صار منک محدث الرحمت یعنی اے اللہ کے رسول جبکہ وہ ہر قسم کی روحانی صفات و گراہی اور گندوں میں مبتلا تھے۔ تو نے ہدایت کا سورج بن کر ان پر طلوع کیا۔ تاکہ ان کی خیر خود ہی کرے۔ اور اپنے نورانی چہرے سے ان کو نور کر دے۔

پھر فرمایا: ان ہی سے کھنڈے لگے جو بدعت کے کاموں اور سرنگی بجائے میں مشغول رہنے لگے۔ مگر اسے خدا کے رسول۔ تیری وجہ سے اندھیری تربیت میں آکر وہ خدا سے وصلے سے باہر کرنے والے ہو گئے۔ اللہ! اللہ! کتنا بڑا تعزیر اور انقلاب ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے وہ لوگ محدث سے محدث بن گئے۔ گویا زمین سے آسمانی ہو گئے۔ گویا ایسے کیوں ہو۔ اس لئے کہ انہوں نے قرآن کریم کو سیکھا۔ اور اس کے مطابق عمل کیا۔ سورہ طلاق کی آیت سے اس خیال کا رد بھی نکلتا ہے کہ ایمان اور اعمال صالحہ کی موجودگی میں اور کسی چیز کی کمی ضرورت ہے۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ صواب ایمان اور اعمال صالحہ کی موجودگی میں قرآن کریم سیکھتے لگے۔ صواب کا یہ نتیجہ تھا۔ کہ کفر و ضلالت کے اندھیروں سے نکل کر ایمان اور عرفان کی روشنی اور نور میں آتے جاتے لگے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ قرآن کریم کا سیکھنا اور اصول دین کا جاننا باوجود ایمان اور اعمال صالحہ کے روحانی لڑکیوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔

صوم الہنہ زبان پر لایچک ہیں۔ انہیں منظم کے خلاف اگر مسلمان زبان کھولیں۔ اور کسی تعصب رکھنے والے ہندو کو متعصب بتلا جائیں۔ تو بھی زبان کھولیں ان کے حق میں زہر بن جائے۔ اور وہ خدا پریم خدا اور پاکستان کو نواز کہلائے لگیں۔ لیکن ہر اندھیر کی عمر ہی توڑی ہی ہوتی ہے۔ اور منظم مسلمانوں پر یہ آواز کبھی محمد اللہ کی نعت آپ مر جاتی ہے۔ (مسئلہ اصدق صبر لکھنؤ)

ایک مسلمان کے لئے نہایت مزید ہے۔ کہ وہ قرآن کریم اور اسلامی اصول سے واقفیت حاصل کرے۔ غلط ہے کہ مسلمان کہلا کر اگر قرآن کریم کو نہ سیکھا جائے۔ اور اصول دین کے روحانی فرزندوں میں نہ ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں یہ بہت بڑی خوبی تھی۔ کہ وہ ایمان اختیار کرنے کے بعد قرآن کریم اور اصول دین سے واقفیت حاصل کر کے ایمان کا انوار عمل کرتے تھے۔ یہ یعنی کورس سے اسلام اور اس کا شمار اصول دین کے حاملین اور اسلام کے روحانی فرزندوں میں نہ ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں یہ بہت بڑی خوبی تھی۔ کہ وہ ایمان اختیار کرنے کے بعد قرآن کریم اور اصول دین سے واقفیت حاصل کر کے ایمان کا انوار عمل کرتے تھے۔ یہ یعنی کورس سے اسلام اور اس کا شمار اصول دین کے حاملین اور اسلام کے روحانی فرزندوں میں نہ ہوگا۔

ایک مسلمان کے لئے نہایت مزید ہے۔ کہ وہ قرآن کریم اور اسلامی اصول سے واقفیت حاصل کرے۔ غلط ہے کہ مسلمان کہلا کر اگر قرآن کریم کو نہ سیکھا جائے۔ اور اصول دین کے روحانی فرزندوں میں نہ ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں یہ بہت بڑی خوبی تھی۔ کہ وہ ایمان اختیار کرنے کے بعد قرآن کریم اور اصول دین سے واقفیت حاصل کر کے ایمان کا انوار عمل کرتے تھے۔ یہ یعنی کورس سے اسلام اور اس کا شمار اصول دین کے حاملین اور اسلام کے روحانی فرزندوں میں نہ ہوگا۔

قرآن کریم ان کے اس طریق عمل کی شہادت دیتا ہے۔ سورہ جمعہ میں ہے۔ حوالہ ذی جوش فی الاممین رسولاً منہم بیتوا علیہم آیتہ ویزکیہم و یعلمہم الکتاب والحکمۃ۔

یعنی اس خدا نے اسی انداز پر جو لوگوں میں رسول بھیجا۔ جو ان میں سے ہے۔ جس کا یہ کام ہے۔ کہ ان پر خدا کے احکام پڑھتا۔ اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اور اس طرح ان کا تزکیہ نفوس کرتا ہے۔ سورہ طلاق میں ہے۔ قد انزل اللہ الیک ذکراً رسولاً یتلوا علیک آیت اللہ یتلوا الذین آمنوا و عملوا الصالحات من الطلقات الی النور۔

یعنی یقیناً تم نے تمہاری طرف ذکر اتارا ہے۔ یعنی رسول مبعوث کیا ہے۔ جو اللہ کی کلمی کلمی آیات تم پر پڑھتا ہے۔ تاکہ ایمان دار اور نیک عمل والوں کو فطرتاً اور اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے آئے۔ یہ آیات بتاتی ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

جان دینے سے ملے۔ اور یہ عمل خریدنے کے لائق ہے۔ اگر یہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اسے محمدؐ اور اس جیشہ کی طرف دیکھو جو تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے۔ جو تمہیں بجائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو گھل میں بٹھا دوں۔ کس وقت سے میں باذنہم میں منادی کروں۔ کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تاکہ تم میں اس کو دعا سے میں علاج کروں۔ تاکہ اسے لئے لوگوں کے کلمی اور فرماتے ہیں۔ خدا ایک پیارا فرزند ہے۔ اس کی قدر کرو۔ تم بغیر اس کے کچھ نہیں۔ اور تمہارے اسباب اور تمہیں سیراب کچھ چیزیں ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ اس جیشہ کے پیا سے جو۔ کر پائی خود بخود آجیگا اس وعدہ کے لئے بچ کر طرح دنا شروع کرو۔ کہ دودھ پستان سے خود بخود اتر آئے گا۔ رحم کے لائق بنو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اضطراب دکھاؤ۔ تا تسلی پاؤ۔ بار بار سیکھاؤ۔ تاکہ ایک ہاتھ نہیں پھوٹے۔ کیسی دشوار گزار وہ راہ ہے۔ جو خدا کی راہ ہے۔ پر ان کے لئے آس کی حلقہ ہے۔ جو جنت کی نیت سے اس اتمام کر لے میں پڑتے ہیں۔ وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ میں آگ منظور ہے۔ ہم اس میں اپنے محبوب کے لئے جاؤ گے۔ میرا وہ آگ میں اپنے تئیں ڈال دیتے ہیں۔ پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہت ہے۔ (واقعی اس ازبستی نوح)

اور فرماتے ہیں: تو نے خود روح پر اپنے ہاتھ سے جو شہادت نامک اس سے ہے شہر محبت عاشقان زار کا (باقی)

یہ اب کرے وہ یقیناً مردود ہے۔ کہ مسلمانوں کے علوم و فنون کی بات کر کے فرقہ پرستی کو جلا رہا ہے پاکستان کا ہوا

مصحف صرافت کے ایک ایڈیٹریل سے ایک منصف ہندو اہل قلم کے جواب میں: "اگرچہ پاکستان کے کسی اچھے کام کی تعریف کرنا کوئی جرم نہیں بلکہ حق پرستی ہے۔ لیکن اتفاق سے صحافت سے اس مسئلہ کی کچھ گفتگو نہیں ہو سکتی کہ دھمکانے کے لئے پاکستان کا نام ایک توڑا بنا لیا گیا ہے۔ جان کسی مسلمان نے اپنے حق کے لئے لب لکت کی۔ اور جوش میں پاکستان کی ہفتہ دفعہ عائد کر دی تھی۔ مگر اب اس قسم کے دھمکیوں ہی آنے کا وقت گذر گیا۔ اور یہ چیز قابل توجہ ہے نہیں رہ گئی ہے۔"

اور یہ دانشمند اتنا نہیں سمجھے کہ پاکستان کا نام ہوا ایک تک مظلوموں کے آواز کے اندر ہوا دیکھو کہ آفریقا میں اندھیر ہے۔ کہ جن چیزوں کو مذمت مند لہلہ بار بار کہتے ہیں۔ ہر دے نا لکھ کر نور رسول ان کا ذکر کر لیتے ہیں۔ جان تک کہ وزیر خارجہ ہند شہر کی مہاجر کی

